تذکرہ
علماء اہلسنت و جماعت لاہور

ترتیب و تالیف

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔ اے

مکتبہ نبویہ ۰ گنج بخش روڈ لاہور

لاہور کی علمی تاریخ پر ایک بیمثال کتاب

تذکرہ

علماء اہلسنّت وجماعت لاہور

ترتیب و تالیف

پیرزادہ علّامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

مکتبہ نبویّہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

نام کتاب ـــــ تذکرہ علماءِ اہل سنت وجماعت لاہور

بار دوم ـــــ مئی ۱۹۸۷ء

مصنف ـــــ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے

کاتب ـــــ محمد شریف گل

ناشر ـــــ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

مطبع ـــــ سیون براد رز پریس۔ لاہور

قیمت ـــــ ۴۵/۰۰ روپے

مولانا نور بخش توکلی ایم۔اے رحمۃ اللہ علیہ

جن کی تصنیف "سیرتِ رسولِ عربیؐ" توشۂ آخرت بنی

آپ موضع چک قاضیاں ضلع لدھیانہ (مشرقی پنجاب) میں ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد جہانخیلاں شریف کے ارادت مند تھے۔ بدیں وجہ مولانا کو بچپن سے بزرگانِ دین کی ارادت وعقیدت کی دولت ملی۔ اپنے سکول میں اپنی خداداد ذہانت، محنت اور شریف النفسی کی وجہ سے مقبول تھے۔ اساتذہ شفقت فرماتے، ہم سبق احترام کرتے اور قصبہ کے معززین ناصیہ بخت سے آثارِ کمال کی جھلک پاتے تھے۔

مقامی مدارس میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں داخلہ لیا اور وہاں سے ایم۔اے عربی کی امتیازی ڈگری حاصل کی۔ آپ ۱۸۹۲ء میں ہندو محمڈن سکول چھاؤنی انبالہ میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ انبالہ میں ان دنوں حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ روحانیت کی تعلیم کا مرکز تھے۔ مولانا نے حضرت شاہ صاحب کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور اس نسبت سے آپ توکلی کہلائے۔

حضرت توکل شاہؒ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کے والد کس حلقۂ طریقت سے وابستہ ہیں۔ آپ نے جب یہ بتایا کہ حضرت جہانخیلاں شریف کے عقیدتمند ہیں تو شاہ صاحب فرمانے لگے: "آجاؤ! پھر تو یہ تمہارا اپنا گھر ہے۔" اس طرح انوار و فیضان کے دروازے کھل گئے۔[1]

[1] تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۲۶۲ مطبوعہ برقی پریس لدھیانہ

۱۸۹۶ء میں آپ میونسپل بورڈ کالج امرت سر میں پروفیسر مقرر ہوئے - ان دنوں اہلسنت کے مشہور فاضل بزرگ مولانا غلام رسول قاسمی کشمیری امرت سری (المتوفی ۱۹۰۲ء) فقہ حدیث، تفسیر اور معقولات پڑھانے میں مشہور زمانہ ہو چکے تھے۔ آپ نے بھی مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور علوم دینیہ کی تکمیل سے فاضل اجل بن کر آسمانِ علم پر آفتاب وماہتاب بن کر چمکے۔

مولانا نوکّی نے حضرت سائیں توکّل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے سلسلۂ نقشبندیہ سے فیض وخلافت کا شرف حاصل کیا - حضرت توکّل شاہ کے وصال کے بعد مولانا مولوی مشتاق احمد محدث انبیٹھوی ثم لدھیانوی سے فیوض سلسلہ صابریہ سے بہرہ ور ہوئے - حضرت مولانا مشتاق احمد جلیل القدر عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے شیخ طریقت بھی تھے - آپ کی وجہ سے سلسلہ صابریہ کے علمی و روحانی کمالات مخلوقِ خدا تک بڑی عمدگی سے پہنچے اور خرقۂ خلافت بھی حاصل ہوا۔

کچھ عرصہ کے بعد آپ لاہور آئے اور ایک عرصہ تک انجمن نعمانیہ کے دارالعلوم کے اعزازی ناظمِ تعلیم رہے اور ماہوار رسالہ انجمن نعمانیہ کو ایک عرصہ تک ایڈٹ کرتے رہے - اسی دوران میں آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں عربی پروفیسر مقرر ہوئے۔ اِس ملازمت کے دوران آپ ہمیشہ دینی اور مجلسی زندگی میں سرگرمی سے حصّہ لیتے رہے - دینی جلسوں میں آپ کی تقاریر ہوتی تھیں - آپ نے اپنی دینی تبلیغ سے عوام الناس کے اذہان وفکر کو اسلامی رنگ بخشا۔

آپ ایک عرصہ تک انجمن نعمانیہ کی دینی درس گاہ کے ناظمِ امور تعلیمات رہے - یہ ساری خدمات اعزازی تھیں - آپ نے دینی تدریس کے ذوق و اہمیت کے پیشِ نظر اپنے پیرومرشد کے نام پر ریٹائر ہونے کے بعد چک قاضیاں میں "مدرسہ اسلامیہ توکّلیہ" کی بنیاد رکھی جس سے بہت سے طلبہ فیضیاب ہوئے۔

لہ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۲۶۲ -

۱۴۔ مولود برزنجی کی اُردو شرح

۱۵۔ تذکرہ حضرت غوث الاعظمؒ

۱۶۔ ابو حنیفہؒ

۱۷۔ شرحِ ہدایہ

۱۸۔ اقوال صحیفہ فی جواب الجرح علی ابی حنیفہ

۱۹۔ کتاب البرزخ

۲۰۔ مقدمہ تفسیر القرآن

۲۱۔ تفسیر سورہ فاتحہ و بقرہ

۲۲۔ امام بخاری و شافعی

۲۳۔ ترجمہ تحقیق المرام فی منع القراۃ خلف الامام

۲۴۔ ترجمہ اُردو الرسالۃ الجلیہ

(نوٹ: یہ دونوں کتابیں آپ کے استاد مولانا غلام رسول قاسمی امرت سری کی تصانیف ہیں۔ آپ نے صرف ترجمہ کیا)

۲۵۔ افضل المقال فی ردّ علی الرافضی الضّال۔

آپ کی تصانیف میں سے "سیرت رسولِ عربیؐ" تاج کمپنی لاہور کے اہتمام میں بڑی خوب صورت چھپی ہے اور مقبول خاص و عام ہوئی ہے۔ آپ کے ایک عزیز چوہدری محمد سلیمان ایڈووکیٹ لائل پور نے اپنے ایک مضمون میں یہ روایت نقل کی ہے کہ مولانا الحاج عبدالحمید لدھیانوی نے خواب میں آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد آپ کو ایک باغ میں سنہری تخت پر بیٹھے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس اعزاز کی کیا وجہ ہے؟ مولانا توکلی صاحب نے جواب دیا:

"میرے اللہ کو میری کتاب "سیرت رسولِ عربیؐ" پسند آگئی اور مجھے یہ انعام ملا ہے"۔

مندرجہ بالا تصانیف کے علاوہ آپ کے ہزاروں علمی اور اعتقادی مضامین